دعا کی اہمیت، آداب و قبولیت کے اوقات

جمع و ترتیب: مولانا جاوید اقبال محمدی

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ) اَمَّا بَعْد: معزز قارئین کرام! ہر انسان اپنی زندگی میں کبھی کبھی ایسے حالات سے دوچار ہوتا ہے جب اس کے دنیاوی سہارے ٹوٹ جاتے ہیں امیدیں ختم ہو جاتی ہیں ظاہری اسباب اور وسائل ناکام ہو جاتے ہیں قریب ترین اعزہ واقارب پر اعتماد نہیں رہتا حتیٰ کہ بھائی بھائی کے ساتھ بات نہیں کرتا، بیوی شوہر کے ساتھ اور اولاد اپنے والدین کے ساتھ کھل کر بات نہیں کر سکتی۔ گویا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی انسان تنہائی اور بے بسی کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ جب ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں تو اس کا ایک بہت بڑا سہارا موجود ہوتا ہے، ایک دروازہ جو ہر وقت کھلا رہتا ہے وہاں انسان اپنے دکھ سکھ اور مصائب وآلام کی داستان ہر وقت بیان کر سکتا ہے اور وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کا دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھڑی انسان کی پکار کو سنتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کون ہے جو بے بس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دُور کر دیتا ہے۔'' [النمل:62] جسے دعا کیلئے اٹھے ہوئے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے، جس کے خزانوں کی وسعت اتنی ہے کہ ساری کائنات کی مخلوقات کو عطا کرنے کے بعد بھی ان میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوتی۔ انسان کو چاہیے کہ صرف باب الٰہی کو کھٹکھٹائے۔ دعا صرف مشکلات سے نجات اور ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اسے شریعت اسلامیہ نے عبادت کا درجہ دیا ہے۔ تاہم اتنا یاد رہے کہ دعا قبولیت کی منازل تک تب ہی پہنچ پاتی ہے جب اس کے شرعی آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ افسوس کی بات ہے کتاب وسنت میں موجود دعاؤں کے بیش بہا قیمتی خزانہ کے باوجود آج ہم خود ساختہ اور شرکیہ دعاؤں کو اپنائے بیٹھے ہیں یہی وجہ ہے کہ مصائب ٹلنے اور نیکیاں بڑھنے کے بجائے پریشانیوں اور گناہوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

دعا کی اہمیت

(اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ) ''یعنی دعا عبادت ہے۔'' [صحیح ابوداؤد:۱۴۷۹] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔'' [صحیح جامع الصغیر]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے۔ [صحیح ترمذی] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز کوئی عمل نہیں۔'' [صحیح ابن ماجہ] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً دعا ایسی آفات جو کہ نازل ہو چکی ہیں اور ایسی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کیلئے فائدہ مند ہے اس لیے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔'' [صحیح الجامع الصغیر] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ تمہارا رب بہت حیا والا اور کرم والا ہے، جب اس کا بندہ اس کی جانب اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹا دے۔ [صحیح الترغیب والترھیب]

دعا کے آداب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے اور قریش کے کچھ لوگوں پر بددعا کی۔ [صحیح بخاری] حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، نماز شروع کی اور نماز کے بعد دعا کرنے لگا، اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی تو نے جلد بازی سے کام لیا، جب تم نماز پڑھو اور دعا کیلئے بیٹھو تو پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔ پھر اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی۔ [صحیح الترغیب والترھیب]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کو بندے کی ہر بات بہت اچھی لگتی ہے جب وہ کہتا ہے (لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ قَالَ عَبْدِی عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَ يُعَاقِبُ) ''کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو میرے گناہوں کو بخش دے بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا (یہ سن کر خوشی سے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے یہ جان لیا کہ اس کا کوئی رب بھی ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔ [السلسلۃ الصحیحۃ]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے جلدی سے مراد دعا کرنے والا یوں کہے کہ میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی پھر اکتا کر وہ دعا کرنا چھوڑ دے۔'' [صحیح بخاری]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔'' [صحیح ترمذی] جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ تین آدمی ایک غار میں پھنس گئے تھے انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے انہیں اس غار سے چھٹکارا عطا فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ''اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔'' [الاعراف:180] دعا کی قبولیت کی تین بڑی اقسام ہیں۔

1۔ یا تو مطلوبہ چیز دعا کرنے سے مل جاتی ہے۔

2۔ مطلوبہ چیز تو نہیں ملتی مگر دعا کے عوض کوئی آنے والی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

3 ۔ یا پھر وہ دعا ذخیرہ آخرت بنا لی جاتی ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا فرما دیتا ہے یا تو اس کی دعا کو جلد قبول فرما لیتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے یا آخرت میں اس دعا کو اس کیلئے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعا کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بہت زیادہ اور وسیع ہے۔'' [مستدرک حاکم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ہمارا رب ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔'' [صحیح بخاری]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں

کی جاتی۔" [صحیح ترمذی] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم کثرت سے دعا کیا کرو۔" [صحیح الجامع الصغیر]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔" [صحیح الترغیب]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مقصد کے لیے آب زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔" [صحیح ابن ماجہ] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو وقت کی دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں پہلی اذان کے بعد، دوسری بارش نازل ہوتے وقت۔" [سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ] عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہترین دعا عرفہ کے دن کی ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے مانگی وہ یہ ہے (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)" [صحیح ترمذی]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔" [صحیح مسلم]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو (اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي) "اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف فرما۔" [صحیح ابن ماجہ] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا کہ "جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے پھر ان کے گھر کے لوگ چیخے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لیے صرف خیر کی دعا کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" [صحیح مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔" [صحیح الجامع الصغیر]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جنت میں نیک

بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کی استغفار کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔" [الصحیحۃ] ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں ایک صدقہ جاریہ، دوسرا، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں، تیسرا نیک اولاد جو اُس کے لیے دعا کرے۔" [صحیح مسلم]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے دعا کرنے والے کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہہ کر کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مثل حاصل ہو۔" [صحیح مسلم]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور غم کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی و آسودگی میں بکثرت دعا کرے۔" [السلسلۃ الصحیحۃ] "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اللہ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کردیا۔" [صحیح الترھیب]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے انہوں نے یہ دعا کی تھی ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾ پس جو مسلمان بندہ بھی کسی چیز کے متعلق ان کلمات کے ذریعہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ [صحیح الجامع الصغیر]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات کو بیدار ہوجائے اور یہ دعا پڑھے (**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**) پھر یہ کہے اے اللہ! میری مغفرت فرما، یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے، پھر اس نے وضو اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔" [صحیح بخاری]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو

طویل سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں جسم غبار آلود ہے وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا بھی حرام کا، اس کا پینا بھی حرام کا، اس کا لباس بھی حرام کا اور اسے غذا بھی حرام کی دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟'' [صحیح مسلم] حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا فریضہ انجام دیتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعا قبول نہیں فرمائے گا۔'' [صحیح الجامع الصغیر]

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے، کیا کوئی سائل ہے اسے عطا کر دیا جائے کیا کوئی غمگین و پریشان ہے اس کی پریشانی دور کر دی جائے، کوئی بھی ایسا مسلمان باقی نہیں رہتا جو دعا کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرما لیتا ہے سوائے اس بدکار عورت کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعہ کمائی کرتی ہے یا زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔'' [السلسلۃ الصحیحۃ]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ دعا میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا آگ میں داخل ہوا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اس کو غور سے سنو! تم لوگ اللہ کے سوا جس چیز کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ سب کے سب اس کیلئے جمع ہو جائیں۔'' [الحج:۷۳] ''اور جن کو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں وہ مردہ ہیں جن میں جان نہیں اور نہ جانتے ہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔'' [النحل:20] ''اور اس کے سوا تم جنہیں پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سنیں تو وہ تمہاری فریادرسی نہیں کر سکتے۔'' [فاطر:14]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا (اَللّٰھُمَّ اِنِی أَسأَلُکَ أَنْتَ اللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُن لَہُ

كُفُوًا اَحَدٌ) آپ ﷺ نے فرمایا ''اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلہ سے جب اللہ سے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' [صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام﴾ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس شخص نے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ ہے جس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جب اس کے واسطہ سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔'' [صحیح سنن ابن ماجہ] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے اے اللہ! پہلے ہم تیرے سامنے اپنے نبی کا وسیلہ پیش کرتے تھے تو تو پانی برساتا تھا اب ہم (اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد) نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تُو ہم پر بارش برسا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر خوب بارش برستی۔ [صحیح بخاری]

نوٹ: واضح رہے کہ کسی غائب یا میت کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا قطعاً جائز نہیں جس وسیلہ کی مشروعیت پر قرآن وسنت کے نصوص، سلف صالحین کا عمل اور مسلمانوں کا اجماع دلالت کرتا ہے وہ یہ تین ہیں: ایک اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا صفت کے ساتھ وسیلہ پکڑنا، دوسرا دعا کرنے والے کا اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنانا، تیسرا کسی زندہ نیک آدمی کی دعا کا وسیلہ پکڑنا۔ دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام آئے سب نے دکھ، غم، پریشانی اور مصیبت میں صرف اللہ کو پکارا یعنی اسی اللہ تعالیٰ سے دعا کی جو سب کی مشکلات دور کرنے والا ہے۔

معزز قارئین! ہمیں بھی چاہیے کہ ہر دکھ، پریشانی، مصیبت، رنج وغم میں صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ ''کون ہے جو بے بس کی پکار کو سنتا ہے اور اس کے دکھ کو دور کر دیتا ہے؟ [النمل:62]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صرف اپنے سامنے ہاتھ پھیلانے کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائے اور ہماری تمام جائز دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

بقیہ مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم

اگر وہ شخص یہ کہہ دے کہ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کی جانچ پڑتال میں پڑنے سے کون سا نقصان ہو جائے گا؟ تو ہم کہیں گے مشاجراتِ صحابہ میں دخل دینے سے نقصان میں مبتلا ہونا لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقلی اعتبار سے ہم سے بہت فائق تھے، جبکہ ہم ان کے مقابلے میں بہت زیادہ کم عقل ہیں، یوں اگر ہم ان کے مابین اختلافات میں غور و خوض کریں گے تو ضروری طور پر راہِ حق سے گمراہ ہو جائیں گے اور ان کے بارے میں جس سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، اس سے منحرف ہو جائیں گے۔ اگر وہ سوال کرے کہ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ ہمیں ان کے لیے استغفار اور رحمت کی دُعا کرنے، ان سے محبت رکھنے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم سنایا گیا ہے۔ اس پر کتاب وسنت اور ائمہ مسلمین کے اقوال دلیل ہیں۔ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اختلافات کو ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری اختیار کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے رشتہ داری بنائی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی بنا پر ہی اللہ کریم ان کو معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ضمانت دی ہے کہ وہ ان میں سے کسی کو رسوا نہیں کرے گا اور قرآنِ کریم میں یہ بھی ذکر کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نشانیاں تورات وانجیل میں مذکور ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین محاسن واوصاف سے متصف فرمایا اور ہمیں یہ بتا دیا کہ اس نے اُن کی توبہ قبول کر لی ہے۔ جب ان کی توبہ قبول ہو گئی ہے تو ان میں سے کسی کو کبھی بھی عذاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ صحابہ کرام سے راضی ہو گیا اور صحابہ کرام اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ تھے اور اللہ کا گروہ ہی کامیاب وکامران ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات سے باخبر ہو جاؤں اور وجہِ اختلاف جاننا مجھے اچھا لگتا ہے۔ اسے کہا جائے کہ تُو فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ تو وہ چیز طلب کر رہا ہے جو تجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ نقصان ضرور دے گی۔ اگر اس کے بجائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کیے گئے فرائض وواجبات کی ادائیگی کرکے اور اس کے بیان کردہ محرمات سے بچ کر اپنی بندگی کی اصلاح کر لیتا تو یہ کام تیرے لیے بہتر ہوتا، خصوصاً

ہمارے اس زمانے میں جب کہ بہت سی گمراہیاں بھی سر اٹھا چکی ہیں۔ تیرے کھانے پینے، لباس اور معاش کا انتظام کہاں سے ہوگا اور مال کو خرچ کہاں کرنا ہے؟ اس بارے میں غور وفکر تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کی بحث وتفتیش میں پڑنے کے بعد تیرا دل کج روی سے محفوظ نہیں رہ پائے گا اور تُو وہ سوچنے لگے گا، جو تیرے لیے جائز ہی نہیں، شیطان تجھے بہکائے گا اور تُو ان ہستیوں کو بُرا بھلا کہنے لگے گا اور ان سے بغض رکھنے لگے گا، جن سے محبت کرنے، جن کے بارے میں استغفار کرنے اور جن کی پیروی کرنے کا تجھے اللہ کی طرف سے حکم ہے۔ یوں تُو شاہراہِ حق سے بھٹک کر باطل کی پگڈنڈیوں کا راہی بن جائے گا۔ اگر وہ کہے کہ ہمیں قرآن وسنت کی نصوص اور علمائے مسلمین کے اقوال میں وہ بات دکھاؤ جس سے تمہارا مدعا ثابت ہوتا کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے بارے میں بحث وتفتیش کی خواہش سے باز آجائیں، تو اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں وہ تمام چیزیں ہم ذکر کر چکے ہیں جن سے ذی شعور شخص کو حقیقت کا ادراک ہوسکتا ہے، البتہ ان میں سے کچھ باتیں یہاں دوبارہ ذکر کی جائیں گی تاکہ حق کے متلاشی مومن کا ضمیر جاگ جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ [الفتح:29] ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کرتے دیکھیں گے، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی کے طلبگار رہتے ہیں، ان کی ایک خصوصی پہچان ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے، ان کی یہ صفت تورات میں ہے، اور انجیل میں ان کی صفت اس کھیتی کے مانند ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ (پودا) توانا ہوگیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہوگیا، یہ صورت حال کسانوں کو خوش کرتی ہے، (اللہ کی طرف سے یہ اس لیے ہوا) تاکہ ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی وجہ سے کفار کو غیظ وغضب میں مبتلا کرے)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ دیا۔“ یہ بھی فرمایا کہ ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾[التوبة:117] ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین و انصار پر شفقت فرمائی جنہوں نے تنگی کے عالم میں آپ ﷺ کی پیروی کی۔''

نیز فرمایا﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ [التوبۃ:100] ''مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے اسلام میں سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے اچھے طریقے سے ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوگیا'' ﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾[التحریم:8] ''قیامت وہ دن ہے جس دن اللہ اپنے نبی ﷺ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑتا ہوگا۔'' ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ﴾[آل عمران:110] ''تم بہترامت ہو۔''

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ [الفتح:18] یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا۔اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف بھی کی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آکر ان کے لیے استغفار کریں گے اور دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں صحابہ کرام کے بارے میں کوئی خلش نہ ڈالے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ثنا کی ہے۔۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے۔''[صحیح البخاری:2652،صحیح مسلم:2533] جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کے یہ فرامین سن لے، اسے کہا جائے کہ اگر تُو ہدایت و بھلائی کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کر اور اگر اب بھی تُو اپنی من مرضی کرے گا تو ڈر ہے کہ تیرا شمار ان لوگوں میں سے ہو جائے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے نفس کی پیروی کر لی؟)[القصص:50] نیز فرمایا: (اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی جانتا تو انہیں ضرور سنا (سمجھا) دیتا، اور اگر وہ انہیں سنا (سمجھا) دیتا تو بھی وہ ضرور پھر جاتے اور اعراض کرنے والے ہوتے) اور اسے یہ بھی کہا جائے کہ جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کرام پر طعن کرے اور بعض کی تعریف کرے، نیز بعض پر تنقید کرے اور بعض کی مدح کرے، وہ فتنہ پرور ہے اور فتنے میں مبتلا ہو چکا ہے، کیونکہ اس پر فرض تھا کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا اور سب کیلئے استغفار کرتا۔اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو اور ہمیں ان کی محبت کے سبب نجات دے۔۔۔''[الشریعۃ:2485/5]